© rasailojaraid.com

لئے ہاتھ بڑھایا، تو کہنے لگی: "صوفی ہو کر دن کے وقت پانی پیتے ہو"۔ یہ کہہ کر اس نے آبخورہ پھینکا اور چلی گئی، میں پانی پانی ہو کر رہ گیا۔"

سید علی ہجویریؒ فرماتے ہیں:

"محض کھانے پینے سے روزہ رکھ لینا اور روزے کے آداب اور شرائط کی پابندی نہ کرنا بچوں اور جاہلوں کا مشغلہ ہے۔ شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان دنیوی اور نفسانی خواہشات سے باز رہے اور روزے کے دوران حرام چیزوں سے قطعی اجتناب کرے۔ اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو نفلی روزے رکھتا ہے، لیکن فرضی روزے چھوڑ دیتا ہے"۔

شیخ یحییٰ بن معاذ کا قول ہے:

"جب صوفی بسیار خوری میں مبتلا ہو جاتا ہے، تو فرشتے ازراہِ شفقت اس پر اشکباری کرتے ہیں۔ اور جو کھانے کی حرص میں مبتلا ہو گیا، وہ آتشِ خواہش میں جل گیا۔ شکم سیری نفس کی ایسی نہر ہے جس پر شیطان کا گزر ہوتا ہے، اور روزہ روح کی وہ نہر ہے جس پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

طالبِ حق افطار کے موقع پر کھانا کھانے کے بعد جب محسوس کرے کہ اس کے باطن میں تبدیلی آگئی ہے اور اس کا نفس بندگی کے فرائض ادا کرنے میں کوتاہی کر رہا ہے، تو وہ دل کے بدلے ہوئے مزاج کا علاج نماز، تلاوتِ قرآن، توبہ و استغفار اور ذکر و اذکار سے کرے۔

روزہ عالمی اجتماعی نوعیت رکھتا ہے۔ اسکی ایک مخصوص فضا ہے جس میں روزے کی مشقت آسان ہو جاتی ہے، دل نرم پڑ جاتے ہیں، نفس خشوع و خضوع، عبادت و طاعت اور نیکی اور انسانی ہمدردی کی طرف جھک جاتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ کی گہری نظر نے اس حقیقت کو پا لیا تھا، وہ حجۃ اللہ البالغہ میں حدیث: اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ۔ (جب رمضان آتا ہے، تو جنت کے دروازے کھول دئیے جاتے ہیں۔) کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "روزہ جب ایک رسم بن جاتا ہے، تو دوسری بیشمار رسوم کی طرح بے جان ہو کر رہ جاتا ہے، لیکن جب کوئی قوم پورے التزام، احساس و شعور اور احتسابِ نفس کیساتھ روزہ رکھتی ہے، تو اس کے شیاطین پابہ زنجیر ہو جاتے ہیں، اس کی جنتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس پر آگ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں"۔

روزہ دار کے مقدر میں دو خوشیاں لکھ دی گئی ہیں: ایک اسوقت جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اسوقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔

سید ابوالحسن علی ندوی

© rasailojaraid.com